
مى حا

اہم کردار

1- می حا

2- جوزم

3- عامر ثقلین

4- ملائکہ

5- جانور

میں اپنی تعلیم کے آخری سال میں ہوں..مجھے سائنس کا شوق ہے اور میری سب سے اچھی دوست جس کا نام "ملائکہ ہے اسے تاریخ میں دلچسپی ہے اور اس نے متعدد کتب کا مطالعہ کیا ہے..
(ملائکہ کلاس میں داخل ہوتی ہے سہیلیوں کو سلام کرتی ہے پھر میرے ساتھ آکر بیٹھ جاتی ہے..

ملائکہ: کیسے ہو؟ (عامر)

عامر: میں ٹھیک ہوں

ملائکہ: کیا کر رہے ہو؟

عامر: ذرا سا پودوں کا موضوع سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں..

ملائکہ: میں مدد کروں؟

عامر: بے شک

ملائکہ: پودوں آج سے ہزاروں سال پہلے پیدا کیا گئے تھے انسان سے بھی پہلے یہ دنیا میں موجود تھے تب جانور زمین پر کثرت سے ہوتے تھے..

عامر: تم تو تاریخ سمجھانے لگی.

ملائکہ (مسکراتے ہوئے) تمھیں تو پتہ ہے مجھے اس کا شوق ہے

(اتنے میں مس "کنول" اپنا لیکچر پڑھانے آجاتی ہے)

ملائکہ: تمام لیکچرز کے بعد ہم لائبریری چلیں گے.

عامر: ٹھیک ہے

(لیکچرز ختم ہونے کے بعد ہم لائبریری جاتے ہیں اور اک طرف بیٹھ جاتے ہیں)

ملائکہ: میں نے تحقیق کی ہے کہ بحر اوقیانوس میں اک جزیرہ تھا اور وہاں پر بہت خزانہ.. ذرا سوچو اگر ہم اس جزیرے کو ڈھونڈتے ہیں تو ہمارا نام دریافت کرنے والوں میں لکھا جائے گا ہوسکتا ہے نوبل پرائز بھی مل جائے اور ساتھ میں خزانہ بھی..

اور دوسری بات مجھے لگتا ہے کہ سب سے پرانے پودے اسی میں تھے تو اس سے تمھاری تحقیق کو بھی تقویت ملے گی..

اور تم جانتے ہو کہ میں اکیلی نہیں جا سکتی کیوں کہ میرے والدین پردے کے پابند ہیں ساتھ میں وہ کسی اجنبی کے ساتھ سفر بھی نہیں کرنے دیں گے پھر وہ تم پر اعتبار بھی کرتے ہیں تو پلیز میری سفارش کر دو..

ہمیں اس ہفتے چھٹیاں بھی ہونے والی ہیں شاید وہ مان جائیں..

عامر : ٹھیک ہے میں تمہارے والدین سے بات کروں گا..

(ملائکہ بہت خوش ہوتی ہے اور گھر چلی جاتی ہے.. شام کے وقت اک کلاس میٹ کو میں شاپنگ کرواتا ہوں اور رات 9 بجے میں گھر واپس آ جاتا ہوں.. مجھے کسی کے رونے کی آواز سنائی دیتی ہے مگر باہر دیکھتا ہوں تو وہاں کوئی نہیں ہوتا پھر میں گھر میں داخل ہوتا ہوں تو ایسا ہی ہوتا ہے.. میں اس بات سے پریشان رات کو کافی دیر جاگتا رہتا ہوں اور پھر خود بہ خود ہی آنکھ لگ جاتی ہے اگلے دن ناشتے کے بعد کلاس جاتا ہوں اور ہمیں چھٹیاں ہو جاتی ہیں مگر ملائکہ آج کلاس نہیں آئی اس کے بعد میں اس کے گھر جاتا ہوں اور ان کے والدین سے ملتا ہوں اور ان سے ملائکہ کے بارے میں پوچھتا ہوں تو وہ بتاتے ہیں کہ وہ پڑھ رہی ہے. (میری آواز سن کر وہ باپردہ کمرے سے باہر آتی ہے.. میں اس کے والدین سے سفر کی اجازت طلب کرتا ہوں تو وہ فرماتے ہیں)

" دیکھو بیٹا ہم اسے ایک ہی صورت میں سفر پر جانے دیں گے اگر تم اس کے ساتھ جاؤ اور صحیح سلامت واپس لاؤ کیوں کہ تم ہمارے بیٹے جیسے ہو اس لیے صرف تم پر بھروسا کرتے ہیں "

میں : جی ایسا ہی ہو گا..

اب مجھے اجازت دیجیے!

(پھر میں گھر واپس آتا ہوں اپنے والدین سے سفر کی اجازت طلب کرتا ہوں اور اگلے دن ملائکہ مجھ سے ملنے گھر آتی ہے میرے والدین سے مل کر میرے بارے میں پوچھتی ہے اور وہ بتاتے ہیں کہ میں کمرے میں ہوں پھر وہ میرے کمرے میں آ جاتی ہے اور مجھ سے مخاطب ہوتی ہے.)

میرے والدین سے سفارش کرنے کا شکریہ!

میں : کوئی بات نہیں..

(دراصل وہ سفر سے زیادہ میرے ساتھ جانے پر خوش ہوتی ہے. ہم اک جہاز کرائے پہ لے کر, ضروری سامان کے ساتھ, جزیرے کی تلاش میں نکلتے ہیں, ہمارے ساتھ 2 جہاز کے کیپٹن, کچھ سپاہی, اسلحہ اور کھانے کا سامان ہوتا ہے.. ہمارا سفر کافی خوشگوار ہوتا ہے ویسے تو جہاز میں ہر اک بندے کے لیے علیحدہ کمرہ ہوتا ہے مگر ملائکہ میرے کمرے میں میرے ساتھ رہنے پر اصرار کرتی ہے اور یہ بھی کہتی ہے کہ اسے اندھیرے سے ڈر لگتا ہے)

میں نے کہا کہ لائٹ جلا کر سو جانا مگر وہ کہتی ہے کہ اسے اکیلے میں ڈر لگتا ہے اور ساتھ میں کہتی ہے کہ تمہارے کمرے میں ویسے بھی دو بستر ہیں پھر مسئلہ کس بات کا ہے؟

میں مجبوراً اس کی بات مان لیتا ہوں..

(ملائکہ رات کو اپنا پردہ اتار کر سوتی ہے اور مجھ سے تو وہ ویسے بھی اتنا پردہ نہیں کرتی.. چاند کی تقریباً 12 تاریخ ہوتی ہے اور اک رات میری آنکھ پیاس کی شدت کی وجہ سے کھل جاتی ہے اور میں پانی پی کر اپنے بستر پر واپس آ کر لیٹنے لگتا ہوں کہ ملائکہ کے چہرے پہ میری نظر پڑتی ہے چاندنی اس کے چہرے کا بوسہ لے رہی ہوتی ہے اور اس کی زلف اس کی جبین کو سجائے ہوئے ہوتی ہے. میں اس کی زلف کو چہرے سے ہٹانے کے لیے جیسے ہی ہاتھ آگے بڑھاتا ہوں تو مجھے اک زوردار چیخ سنائی دیتی ہے.. اس سے وہ بھی اٹھ جاتی ہے اور جیسے ہی ہم کمرے سے باہر نکلتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ ہمارے جہاز پر چھپکلیاں حملہ آور ہو چکی ہوتی ہیں.. ہم بہت حیران کہ کھلے سمندر میں چھپکلیاں کہاں سے آ گئی؟ پھر ان سے کافی دیر لڑتے ہیں چھپکلیاں کے حملے میں کیپٹن (زخمی) میں اور ملائکہ ہی بچتے ہیں باقی سب کو چھپکلیاں مار دیتی ہیں ہم کیپٹن کو اس کے کمرے میں لے جا کر مرہم پٹی کرتے ہیں اور پھر اپنے کمرے میں آتے ہیں جیسے ہی کمرے میں داخل ہوتے ہیں تو جہاز کو اک جھٹکا لگتا ہے اور جہاز وہیں رک جاتا ہے جیسے نیچے کسی چیز سے اٹک گیا ہو.. ہم خوفزدہ ہوتے ہیں کہ اچانک اک خوبصورت نوجوان. جس کے بال کندھوں کو چھو رہے ہوتے ہیں اور اس کا جسم چمک رہا ہوتا ہے اور ہاتھ میں اک کتاب کے ساتھ ہمارے سامنے اچانک نمودار ہوتا ہے اور ہم سے مخاطب ہوتا ہے)

"میرے جزیرے پر کیوں آئے ہو؟

عامر: مگر یہاں پر تو کوئی جزیرہ نہیں اور تم کون ہو اور اس طرح سے ہمارے جہاز پر کیوں آئے ہو؟

ملائکہ: دیکھیے آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے ہم آپ کے جزیرے پر بھی نہیں آئے بلکہ ہم اک جزیرے کو تلاش کرنے آئے ہیں جس کا نام تھا (مے گی نیشیا)

نامعلوم شخص: تمھیں اس جزیرے کا نام کیسے پتہ ہے؟

ملائکہ : میں نے تاریخ کی اک پرانی کتاب میں پڑھا ہے کہ اس سمندر میں اک جزیرہ تھا اور وہاں پر "جوزین" بادشاہ رہتا تھا اور اس نے اک کتاب بھی لکھی تھی جس کا نام "موہنا, منہا, ماہینا" وغیرہ جیسا کچھ تھا..

نامعلوم شخص : اس کا نام تھا "جوزم" مگر وہ تو صدیوں پہلے کی بات ہے اور تمھیں اس سے کیا کام؟

عامر : ہمیں اس سے کوئی کام نہیں اور نہ ہی تم سے اس لیے آپ چلے جائیے.. اک تو ہم پریشان ہیں کہ چھپکلیاں سمندر میں کیسے آگئی اور ہمارا جہاز بھی اٹک گیا ہے اور اوپر سے آپ نہ جانے کہاں سے آ ٹپکے ہیں..

نامعلوم شخص : اس جگہ کا اک اصول ہے کہ یہاں پر کوئی بھی شخص غلط کام کرے تو اسے فوراً سزا دی جاتی ہے..

عامر : ہم نے کوئی غلط کام نہیں کیا۔

نامعلوم شخص : اب میں سمجھا کہ تمھیں چھپکلیوں نے کیوں نہیں کچھ کہا..

نامعلوم شخص : کیوں کہ وہ میری بھیجی گئی چھپکلیاں تھیں اور وہ اسے نقصان نہیں دیتی جس کا دل صاف ہو..

عامر : اک تو ہم پریشان ہیں اور اوپر سے تم عجیب و غریب باتیں کر رہے ہو..

نامعلوم شخص : اس رات کس کے رونے کی آواز سنائی دی تھی؟

عامر : تمھیں کیسے معلوم؟

نامعلوم شخص : مجھے بتاؤ کون رو رہا تھا اس رات؟

عامر : مجھے معلوم نہیں..

نامعلوم شخص : وہ تمھاری یہی دوست ملائکہ ہی تھی..

عامر : مگر یہ تو اس رات گھر پر تھی اور میں اپنے گھر..

نامعلوم شخص : ہاں, وہ گھر پر ہی تھی مگر تم اسے سن پا رہے تھے..

(پھر وہ ملائکہ کی طرف اشارہ کر کے پوچھتا ہے)

"کیوں رو رہی تھی؟"

ملائکہ : میں نہیں... نہیں روئی

نامعلوم شخص : میں بتاؤں

اس رات جب تم اپنی دوست کو گھر چھوڑنے جا رہے تھے اور اسے اس بات کا دکھ ہوا کیوں کہ یہ تمھیں دل سے چاہتی ہے یہ اسی وجہ سے رو رہی تھی..

صحیح کہا نا میں نے؟

(ملائکہ اثبات میں سر ہلاتی ہے)

عامر : کیا یہ بات سچ ہے (ملائکہ)

(ملائکہ اپنی نظریں جھکا لیتی ہے)

عامر : مگر تمھیں یہ سب کچھ کیسے معلوم؟

نامعلوم شخص : مجھے تمھاری ہر بات کا علم ہوتا ہے..

عامر : مگر تم ہو کون؟ کوئی جاسوس ہو؟

نامعلوم شخص : نہیں... بلکہ میں ہی "جوزم" ہوں..

ملائکہ : تم جھوٹ بول رہے ہو.. تم کوئی جادوگر ہو اور ویسے بھی جوزم کو گزرے ہزاروں سال ہو چکے ہیں..

جوزم : اور تم نے اس کی کتاب پڑھی ہے اور اس کا نام بھی غلط لکھا ہوا تھا..

اصل کتاب میرے ہاتھ میں ہے اور اس کتاب کا نام ہے

"می حا"

ملائکہ : ہاں

جوزم : وہ یہی کتاب ہے..

(اس کے بعد وہ کتاب کا "ٹائٹل" دکھاتا ہے. جس پر انتہائی خوبصورت سنہرے حروف سے "می حا" لکھا ہوتا ہے)

ملائکہ : کیا میں وہ کتاب لے سکتی ہوں؟

جوزم : نہیں

ملائکہ : میں آپ کو منہ مانگی قیمت دوں گی

جوزم : نہیں

ملائکہ : دیکھیے آپ ساری دنیا میں مشہور ہو جائیں گے اور جتنے بھی عشاق (لیلیٰ مجنوں، ہیر رانجھا وغیرہ) گزرے ان سب سے آپ کا عشق سچا تھا مگر کیوں کہ لوگوں کو نہیں پتہ اس لیے...

جوزم : نہیں، مجھے شہرت نہیں چاہیے اور ویسے بھی آج کی دنیا کے لوگوں کو اس قابل نہیں سمجھتا کہ میں اپنی می حا کا ذکر ان کے سامنے کروں..

اور اگر وہ تمھاری طرح اس جگہ پہنچیں گے تو انھیں بھی سزا ملے گی..

(اب میں چلتا ہوں اور تمھارا جہاز اب تمھیں واپس لے جائے گا بالکل صحیح سلامت)

ملائکہ : میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ آپ اپنے بارے میں ہمیں سب کچھ بتائیں ہم آگے کسی کو نہیں بتائیں گے.. ہم پر بھروسا کیجیے!

جوزم : تم کیا جاننا چاہتی ہو؟

ملائکہ : مے گی نیشیا کے ساتھ کیا ہوا تھا؟

(جوزم اپنی کتاب می حا کے حوالے کر کے کہتا ہے کہ بیٹھ جاؤ تم دونوں پھر جوزم بتا تا ہے

آج سے ہزاروں سال پہلے یہاں پر اک جزیرہ تھا جسے مے گی نیشیا کہتے تھے یہاں پر میرے قبیلے کے لوگ رہتے تھے, یہ جزیرہ نہایت حسین تھا رنگ برنگے پھول پانی کا شفاف چشمہ اور پرندوں کے گیت جو صبح سے شام تک اک پر سکون ماحول مہیا کرتے اسے "امن کی جگہ " بھی کہا جاتا تھا کھانے کے پھل اور ہماری حفاظت پرندے تک کرتے تھے جنگلی جانور دوست تھے.. ایسی زندگی جس کا آج تصور بھی نہیں کیا جاسکتا.. اور پرندے ہماری آواز سمجھتے تھے... کسی اک جاندار کو تکلیف میں دیکھ کر سارا جزیرہ بے چین ہوجاتا اور اس کی خدمت میں لگ جاتا جب تک اسے آرام نہ ملتا.. صبح صبح کے وقت ہوا پھولوں کی دھڑکن بنتی.. سب کچھ ٹھیک تھا

مگر)

ملائکہ : مگر کیا؟

جوزم : یہاں پر رہنے والے سانپوں کو ایسا لگا کہ ہم ان کو پورے حقوق نہیں دیتے اور ان کا سردار میرے ابو کے پاس آیا..

تب میں چار سال کا تھا میری اک بہن بھی تھی بارہ سالہ اس کا نام "محنا" تھا, سانپوں کے سردار نے آکر کہا کہ ہم زیادہ طاقتور ہیں ہم آپ کے جزیرے کی زیادہ حفاظت کرتے ہیں ہمارے حقوق بھی دوسروں سے زیادہ ہونے چاہیں.. ابو نے اسے سمجھایا کہ باقی جانوروں کو بھی یہاں رہنا ہے اور اس طرح سے اگر کرتے ہیں تو ماحول خراب ہوگا مگر وہ نہیں مانا اور جاتے ہوئے کہہ کر گیا کہ اگر آپ میری بات نہیں مانیں گے تو جزیرے کے لیے برا ہوگا..
اگلے دن سردار نے نیولے کا بچہ اکیلا دیکھا تو غصے میں آکر اسے مارڈالا اور خود وہاں سے چلا گیا.. بدقسمتی سے کوئی نیولا وہاں سے گزر رہا تھا جس نے سانپ کو بھاگتے ہوئے دیکھا اور نیولے نے تھوڑا سفر کیا تو اسے مرا ہوا بچہ ملا اور وہ سمجھ گیا کہ یہ اسی سانپ کا کام ہے...

وہ اس کی شکایت لے کر میرے ابو کے پاس آیا تو ابو نے سانپوں کے سردار سے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟
تو اس نے جواب دیا کہ آپ نے میری بات نہیں مانی اور اب اس کا انجام برداشت کرو اور اس کے بعد سانپوں نے ہمارے قبیلے کے لوگوں کو بھی نقصان پہنچانا شروع کردیا تو میرے ابو نے سانپوں کو ختم کرنے کا حکم دیا اور میری بہن کو مجھے وہاں سے لے جانے کا حکم دیا

میری بہن مجھے وہاں سے لے کر بھاگی اور ہم جاکر اک غار میں چھپ گئے اور غار کے منہ پر میری بہن نے اک پتھر رکھ دیا تاکہ کوئی سانپ وہاں نہ آسکے.. باہر سانپوں اور باقی جانوروں کی لڑائی ہورہی تھی.. نہ جانے کوئی سانپ غار میں پہلے ہی موجود تھا اور اس نے میری بہن پر حملہ کردیا.. میری بہن اس سے بہادری سے لڑتی رہی اور سانپ بھی اسے ڈنستا رہا مگر اس نے سانپ کو ماردیا..مجھے پیاس لگی تھی اور میں پانی مانگ رہا تھا... میری بہن نے کہا کہ میں ابھی لائی.. اس نے غار منہ کھولا اور باہر نکلی اور پھر منہ بند کردیا اور چشمے سے پانی لینے گئی.. اک اور سانپ اس کا پیچھا کرنے لگا تو خوش قسمتی سے عقاب یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا اور اس نے سانپ کو اپنے پنجوں میں لیا اور اوپر لے جاکر زمین پر پھینک دیا اور اسی طرح سے گرا گرا کر سانپ کو شدید زخمی کیا جس سے وہ دم توڑ گیا.. میری بہن مجھ تک پانی تو لے آئی مگر وہ بہت زخمی تھی اور تڑپتے تڑپتے خاموش ہوگئی.. میں اسے پکارتا رہا مگر اس نے آواز کا جواب نہ دیا.. جب میں یہ بتانے کے لئے کہ بہن زخمی ہے, باہر نکلا, تب میں نے دیکھا کہ میرے قبیلے والوں کی لاشیں پڑی ہیں مجھے ان میں سے اک چہرہ اپنے ابو کا لگا تو دوسرا اپنی ماں کا پھر اک جانور نے آکر مجھے بتایا کہ ہم نے سانپوں کو ماردیا ہے اور باقی سانپ بھاگ کر دوسرے جزیرے پر چلے گئے ہیں اور جزیرہ محفوظ ہے مگر بدقسمتی سے آپ کے قبیلے کے سبھی لوگ مارے جاچکے ہیں..

جزیرہ تو بچ گیا مگر

"میرے پاس بچے صرف آنسو"

کیوں کہ میں آخری تھا اس لیے مجھے اس جزیرے کا سردار بنا لیا گیا مگر کیسی زندگی ؟

جب سردی محسوس ہوتی تو آگ جلانے کا علم نہیں جب اپنوں کی یاد آتی تو آرزو کے سوا کچھ نہیں نہ کوئی مجھے کھلانے والا اور نہ ہی ساتھ کھیلنے والا نہ کوئی دوست نہ ساتھی.. اک بے مقصد زندگی اور اسے مقصد دینے کے لیے میں نے جانوروں اور پرندوں سے دوستی کرلی اور میں ان کی دیکھ بھال کرتا اور وقت کے ساتھ ساتھ غم بھی کم ہوتا گیا.. میں نے اپنی زندگی میں جسے سب سے زیادہ یاد کیا ہے وہ میری بہن تھی کیونکہ وہ میرا بہت خیال رکھتی تھی, میرے ساتھ کھیلتی تھی اور اس کا تڑپتا ہوا جسم جب بھی میری آنکھوں کے سامنے آتا ہے تو میری روح کانپ جاتی..

وقت نے دل سے پیار ختم کردیا شاید اس لیے کیوں کہ کبھی پیار کرنے والا ملا ہی نہیں..

میں نے یہاں پر بہت سارے پودے لگائے اور دعا کی کہ یہ جزیرہ ہمیشہ سلامت رہے اور اک رات مجھے خواب آیا جس میں مجھے کسی نے کہا

"یہ جزیرہ تم سے قائم ہے"

میں نے اپنے جزیرے پر وہی چمک پیدا کردی تھی جو پہلے تھی ہر طرف امن قائم کیا تمام جانوروں اور پرندوں کو آپس میں دوست بنایا..مجھے شیر اپنی پیٹھ پر بٹھا کر سارے جزیرے کی سیر کراتا اور اک بڑا شاہین آسمان کی سیر.. انھوں نے میرے بیٹھنے کے لیے اک مسند بنائی اور میرے سونے کے لیے بھی اک جگہ کا تعین کیا اور اسے سجایا اور مجھے پھولوں کا ہار پہنایا اور مجھے جزیرے کے تمام جانوروں اور پرندوں کی موجودگی میں سردار بنایا اور وہ مجھے کام کرنے سے منع بھی کرتے مگر میں پھر بھی کام کرتا.. ایسا کرتے کرتے 20 سال گزر گئے... کچھ جانور(ہاتھی, شیر وغیرہ) میرے لیے فکرمند بھی ہوتے مگر جب میں نے ان سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ ایسی کوئی بات نہیں.. ہم تو صرف آپ کی صحت کے بارے میں سوچتے ہیں تو میں مسکراتے ہوئے کہتا کہ فکر مت کرو

میں بالکل تندرست ہوں..

اک دن عقاب میرے پاس اڑتے ہوئے آیا اور اس نے کہا کہ جزیرے کے کنارے پانی میں کچھ ہے.. میں نے جب وہاں جا کر دیکھا تو وہ بڑی بڑی مچھلیاں تھیں جو ہمارے علاقے کی نہیں تھیں.. مگر شاید سمندر میں تیرتی ادھر کو آ گئی ہوں.. میں نے عقاب سے کہا کہ پریشان نہ ہو یہ ہمیں کچھ نہیں کہیں گی اور یہ صرف پانی میں رہتی ہیں.. میں اپنے جزیرے سے کبھی باہر نہیں گیا مگر ہمارے جزیرے سے بہت دور اک اور جزیرہ بھی تھا اور وہاں پر فصل بہت اچھی ہوتی وہاں کے لوگ بہت خوشحال تھے.. وہاں کا بادشاہ بہت نیک دل تھا اور وہ اپنی رعایا کا ہر طرح سے خیال رکھتا.. اس کی سلطنت بہت وسیع تھی اور وہاں پر لوگ کم تھے اور اناج زیادہ پیدا ہوتا جس کہ وجہ سے اناج ضائع ہوتا اس لیے بادشاہ کو وزیروں اور مشیروں نے مشورہ دیا کہ انھیں کسی اور جزیرے کی تلاش کرنی چاہیے تاکہ ان سے تجارت کر سکیں اور اناج بھی ضائع ہونے سے بچ جائے گا اور فائدہ بھی ہوگا..

مگر ہم دوسرے جزیرے پر کیسے جائیں گے ؟ بادشاہ نے پوچھا..

کافی مشاورت کے بعد بادشاہ کو اک مشیر نے مشورہ دیا کہ لکڑی پانی پر تیرتی ہے اگر ایسی چیز بنائی جائے جو لمبی ہو لکڑی سے بنی ہو اور سفر کر سکے تو ہم بآسانی جزیرہ تلاش کر سکتے ہیں...

بادشاہ : مگر سفر کیسے کریں گے ؟

لکڑی کو کیا معلوم کہاں جانا ہے ؟

اور کھلے سمندر میں ہمیں کیسے معلوم کہ کس طرف جانا ہے ؟

اور پھر ہم بھٹک گئے تو واپس بھی نہیں آ سکیں گے..

اک مشیر نے بتایا کہ یہاں پر کچھ لوگ ستاروں کو دیکھ کر رستہ بتا سکتے ہیں.. ان کی مدد لی جائے..

بادشاہ : ٹھیک ہے

پھر بادشاہ اس پر عمل کا حکم دیتا ہے..

بہت ساری لکڑیاں اکٹھی کی جاتی ہیں انھیں خاص طریقے سے کاٹا جاتا ہے پھر کچھ پردے لگا کر ایسی چیز تیار کر لی جاتی ہے جو پانی پر سفر کر سکے

بادشاہ سفر پر روانہ ہونے لگتا ہے تو اس کے گھر والے (بیوی، بیٹا، بیٹی) بھی ساتھ جانے کا اصرار کرتے ہیں
بادشاہ ان کی بات مان لیتا ہے اور اپنی سلطنت کا انچارج وزیر کو مقرر کر دیتا ہے اور اسے حکم دیتا ہے کہ اگر ایک سال تک وہ واپس نہ آئے تو اسی طرح کی سواری لے کر وہ بادشاہ کی خبر دریافت کرنے کے لیے روانہ ہوا! وزیر، جی حضور!
اس کے بعد وہ سفر پر دوبارہ روانہ ہوتے ہیں..

وہ جزیرے کی تلاش کرتے کرتے ہمارے جزیرے سے کچھ ہی دور تھے کہ ان کا کھانا ختم ہو گیا اور انھوں نے کھانے کے لیے مچھلیوں کا شکار کرنا شروع کر دیا، وہاں پر بڑی مچھلیوں نے جہاز پر حملہ کر دیا اور جہاز کو توڑنے لگی اور سپاہیوں کو مارنے لگی.. اسی دوران بادشاہ اس کی بیوی اور بیٹے پر کسی مچھلی نے حملہ کیا اور انھیں مار دیا اور لڑکی کو ہمارا جزیرہ دکھائی دیا تو اس نے پانی میں چھلانگ لگا دی اور مچھلیوں سے بھاگتی (تیرتی) ہوئی ہمارے جزیرے تک آ پہنچی مگر تھوڑی زخمی ہو گئی اور تب شام کا وقت تھا اس نے سوچا کہ جانور اسے کھا جائیں گے اگر چھپنے کی جگہ نہ ملی، اور ساتھ میں یہ سوچا کہ یہاں کے لوگوں کو مدد کی درخواست کرتی ہوں اور اس طرح وہ بھاگتے اور جانوروں سے چھپتے چھپاتے اس غار تک پہنچ گئی جہاں میں تھا.. میں سونے ہی والا تھا کہ مجھے کسی کی آہٹ سنائی دی.. میں غار سے باہر آئی تو وہ چھپ گئی مگر مجھے شک ہو گیا کہ باہر کوئی ہے.. میں نے سوچا کہ سانپ ہو گا اور میں چھپ کر دیکھنے لگا تاکہ اس پر حملہ کر کے اسے ختم کر دوں.. دل میں یہ بھی خیال تھا کہ سانپ کا ہونا مشکل ہے.. پھر وہ لڑکی دوبارہ باہر آئی تو میں نے اسے دیکھا اور وہ مکمل طور پر با پردہ تھی.. اس کا چہرہ بھی چھپا ہوا تھا ہاتھ پاؤں مکمل چھپے ہوئے تھے.. میں نے سوچا کہ کوئی چڑیل ہو گی کیوں کہ انسان کا تصور تو میرے دل میں آ ہی نہیں سکتا تھا.. دوسری بات کہ ہمارے جزیرے کے چاروں طرف سمندر ہی سمندر دکھائی دیتا اور انسان کا نام و نشان بھی موجود نہیں..

میں ڈرتا ڈرتا غار سے باہر آیا اور پیچھے سے اس پر حملہ کر دیا.. وہ یک دم چیخی جس سے سارے جانوروں کو پتہ چل گیا کہ کوئی موجود ہے... وہ چیخ کی طرف دوڑے اور لڑکی بیہوش ہو گئی... تمام جانور کچھ ہی پل میں وہاں پہنچ گئے اور میں نے ہاتھی کو حکم دیا کہ اس چڑیل کو کہیں پھینک دے اور میں نے اس کی شکل بھی نہ دیکھی کیوں کہ میں سوچتا تھا کہ چڑیلوں کی شکلیں بہت بھیانک ہوتی ہیں (پھر میں اپنی غار میں واپس چلا گیا)... ہاتھی میرے بات مانتے ہوئے اسے وہاں سے اٹھا کر لے گیا اور اسے پھینکنے جا رہا تھا کہ کسی جانور نے ہاتھی کو مشورہ دیا کہ اک بار اسے دیکھ تو لے.. ہاتھی نے کہا ٹھیک ہے..

شاہین نے چہرے سے تھوڑا سا پردہ اٹھایا تو دیکھا کہ وہ انسان ہی ہے مگر وہ بھی اسی شک میں تھا کہ چڑیل ہو سکتی ہے کیوں کہ وہاں انسان سالوں سے نہیں آیا... تو جانوروں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اسے ہوش میں آنے دیتے ہیں پھر اس سے کہیں پوچھتے ہیں کہ کون ہے؟

جانوروں نے اس لڑکی کو اک درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر بٹھا دیا اور ہوش میں لانے کی کوشش کرتے رہے.. وہ اک بار ہوش میں آئی پھر بے ہوش ہوگئی اور جانور اس بات سے بھی خوفزدہ تھے کہ اگر مجھے پتہ چل گیا کہ انھوں نے اسے نہیں پھینکا تو برا ہوگا.. اس لیے انھوں نے مشورہ کیا کہ اک جانور کو یہاں چھوڑتے ہیں اور باقی اپنے اپنے ٹھکانوں پر چلے جاتے ہیں اور پھر اگلی صبح اک جانور پانی لایا اور اس کے منہ پر پھینکا تو وہ ہوش میں آگئی اور ہوش میں آتے ہی جانور کو دیکھ کر بھاگ کھڑی ہوئی اور پھر سے میری غار تک پہنچ گئی اور میری غار میں چھپ گئی.. جانوروں کو پتہ چل گیا کہ وہ میری غار میں ہے مگر کوئی جانور بنا اجازت میری غار میں داخل نہیں ہوسکتا تھا... جانوروں نے سوچا کہ مجھے پتہ چل گیا کہ اسے نہیں پھینکا تو میں جانوروں کو بھی شاید سزا دوں.. اس لیے غار کے باہر وہ یہی سوچ رہے تھے کہ اسے باہر کیسے نکالیں ؟

اور انھیں میرے وہاں آنے کا احساس ہوا تو سب بھاگ کر اک طرف ہو گئے اور لڑکی نے دوبارہ چہرہ چھپا لیا.. ادھر میں پہنچا تو جانوروں نے ترکیبیں بنائی کہ میں غار میں داخل نہ ہوں.. میں غار میں جیسے ہی داخل ہونے لگا تو شاہین آگیا اور مجھے کہنے لگا کہ میرا دل کر رہا ہے کہ آپ کے ساتھ آسمان اور سارے جزیرے کی سیر کروں.. میں نے کہا ہم شام کو ایسا کریں گے.. تب آسمان زیادہ خوبصورت دکھائی دیتا ہے

اتنے میں ہرن آگیا اور اس نے کہا آپ کچھ وقت ہمارے ساتھ گزاریں اور ہم نے آپ کے لیے شاندار اہتمام کیا ہے جسے دیکھ کر آپ خوش ہوں گے اور میں اس کے ساتھ روانہ ہوا اور میرے لیے انھوں نے بہت لذیذ پھل اکٹھا کیے ہوئے تھے اور پھولوں سے اک جگہ کو سجایا ہوا تھا اور میرے لیے پھولوں کے ہار تیار کیے ہوئے تھے اور جھولا (شاخوں کا) بھی تیار کیا ہوا تھا اور اک خوبصورت تاج مجھے پہنایا.. ادھر میں جشن منا رہا تھا تو دوسری طرف ہرن لڑکی کو غار سے نکالنے کی کوشش کر رہا تھا.. لڑکی کو ہرن سے خوف نہیں آیا اور وہ اسے باہر نکالنے میں کامیاب بھی ہوگیا.. لڑکی نے باہر دیکھا تو سارا جزیرہ خالی تھا..وہ حیران ہوئی.. وہ سوچ رہی تھی کہ جانور کہاں گئے اور میرے بارے میں سوچ رہی تھی.. ادھر میں ہرن قبیلے کے پاس پہنچا تو میں نے دیکھا کہ وہاں پر اک ہرن موجود نہیں.. میں نے پوچھا کہ وہ ہرن کہاں ہے ؟

انھوں نے بتایا کہ وہ یہیں تھا ابھی کہیں گیا ہوگا.. میں نے کہا اسے بھی بلالاؤ تاکہ جشن میں شریک ہو..

میں وہاں پر کافی دیر جشن مناتا رہا پھر مجھے میری بہن کی یاد آنے لگی اور میں اداس ہونے لگا میں سوچ رہا تھا کہ اگر میری بہن یہاں ہوتی تو ہم مل جل کر یہاں جشن منا رہے ہوتے تو کتنا مزہ آتا!

میں جشن سے واپس اپنی غار کی طرف آنا شروع ہوگیا اور جانوروں سے کہا کہ جشن جاری رکھیں میں تھک گیا ہوں اور میں اپنی غار میں واپس آ کر اپنی بہن کی یاد میں آنسو بہانے لگا اور ادھر ہرن اس لڑکی کو لے کر جشن تک پہنچ گیا اور جانوروں نے آپس میں مشورہ کیا کہ لڑکی ان سے ڈرتی ہے اس لیے وہی جانور اس سے بات کرے جس سے وہ نہ ڈرتی ہو اور دوسرا مسئلہ تھا زبان کا..

اسے کونسی زبان سمجھ میں آتی ہے ؟ تیسری بات اگر وہ چڑیل ہوئی تو جانوروں کو نقصان ہوگا..اس لیے یہ طے پایا کہ مجھ سے چھپا کر اسے رکھا جائے اور اس کی حرکتوں پر نظر رکھی جائے اور جب وہ بولے گی تو پتہ چل جائے گا کہ وہ کونسی زبان سمجھتی اور بولتی ہے یہ سب کچھ طے پا رہا تھا کہ لڑکی کی نظر اچانک شیر پر پڑ گئی اور وہ پھر سے گھبرا گئی اور بھاگ کھڑی ہوئی اور جانوروں سے چھپ گئی اور جزیرے سے ہی کوئی پھل وغیرہ کھائے اور چھپی رہی ادھر شاہین میرے پاس آیا اور مجھ سے سیر پر جانے کی گزارش کی اور میں اس پر سوار ہوگیا اور جزیرے کی سیر کرنے لگا تو میری نظر اچانک سیر کے دوران اس لڑکی پر پڑ گئی..

میں نے شاہین سے کہا کہ مجھے نیچے لے چلو!

شاہین بھی سمجھ گیا مگر اس نے سوچا کہ جو ہوگا دیکھا جائے گا اور مجھے اس لڑکی کے پاس لے جا کر اتار دیا اور میں نے فوراً سارے جانوروں کو اکٹھا کیا اور دریافت کیا کہ میرے حکم پر عمل کیوں نہیں کیا؟

ہاتھی سامنے آیا اور اس نے کہا حضور!

ہمیں لگتا ہے کہ یہ انسان ہے..

شاہین نے کہا کہ ہمارے جزیرے پر اک بزرگ کبوتر ہے جو ایسے منتر جانتا ہے جس سے معلوم ہو جائے گا کہ یہ انسان ہے یا چڑیل !میں نے کہا ٹھیک ہے اسے بلاؤ اور تب تک اسے باندھ دو..

اک لومڑ نے بیل لے کر اسے درخت سے باندھ دیا..

وہ کبوتر کچھ دیر بعد واپس آیا تب تک رات ہو چکی تھی (چاندنی رات تھی)

اس نے آکر چڑیل کو بھگانے والے منتر پڑھے مگر کچھ نہیں ہوا..

تو کبوتر نے کہا کہ یہ انسان ہے..

پھر میں نے اک طوطے سے کہا کہ اس کے چہرے سے پردہ ہٹاؤ

اس کے چہرے پر تین پردے تھے جب دو طوطا ہٹا چکا تھا تو تیسرا ہٹانے سے میں نے منع کر دیا کیوں کہ :

وہ اتنی حسین تھی کہ الفاظ میں بیان ناممکن... جب چاندنی اس کے چہرے پر پڑی تو مجھے یوں محسوس ہوا کہ چاندنی اس کے چہرے کا بوسہ لے رہی ہو.. اگر میں اسے آخری پردے کے بغیر دیکھتا تو شاید حسن کی تاب نہ لا سکتا...اس کے جسم سے ایسی مہک آرہی تھی جسے محسوس کرتے ہوئے میں مدہوش ہو رہا تھا.. چنبیلی کا پھول بھی اس کے چہرے کے ساتھ لگایا جائے تو اس کا حسن متاثر ہو.. وہ اتنی پیاری تھی جیسے اک ننھی کلی اپنے شباب پر ہو.. میں نے کہا کہ اسے کھول دو تو لومڑ نے اسے کھول دیا

پھر میں نے اسے پوچھا کون ہو تم ؟

خوش قسمتی سے وہ میری زبان کو سمجھتی تھی حالاں کہ اس کی زبان کوئی اور تھی مگر اسے کتب پڑھنے اور مختلف زبانیں سیکھنے کا شوق تھا تو اس لیے وہ سمجھ گئی.. مگر اس نے جواب نہیں دیا اور میری طرف حیران ہو کر دیکھا..

پھر میں نے دوبارہ تھوڑے غصے سے پوچھا..

کون ہو تم؟ بتاؤ مجھے اور یہاں کیوں آئی ہو؟

تو وہ سہم گئی اور مجھے جواب دیا :

میرا نام ہے

"می حا"

پھر اس نے سفر کے بارے میں اور اپنے جہاز کے ڈوبنے کے بارے میں بتایا...

میں نے تصدیق کے لیے شیر کو بھیجا کہ وہ جائے اور کل تک مجھے خبر دے ..اس نے کہا ٹھیک ہے..

میں نے می حا سے کہا کہ وہ آج رات یہیں گزارے اور مجھے نیند آرہی ہے..

اس لیے میں اپنی غار میں جاتا ہوں..

می حا نے کہا کہ اسے جانوروں سے ڈر لگتا ہے اس لیے وہ میرے ساتھ ہی جانا چاہتی ہے..

جانوروں نے بھی یہی کہا کہ آپ اسے ساتھ ہی لے جائیں.. میں نے کہا ٹھیک ہے آ جاؤ..

اس کے بعد میں اسے اپنی غار میں لے گیا اور کہا کہ تم یہاں سو جاؤ اور میں غار کے باہر سو جاتا ہوں..

اس نے اثبات میں سر ہلایا اور میری غار کے اندر داخل ہو گئی..

میں نے جانوروں کو خبردار کیا کہ جب تک میں نہ کہوں تب تک کوئی بھی جانور اس لڑکی کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا...اور جانور تو پہلے سے ہی اس پر راضی تھے..

ادھر شیر نے جاکر تصدیق کی تو اسے پتہ چل گیا کہ کچھ دن پہلے یہاں پر جہاز آرہا تھا جس پر مچھلیوں نے حملہ کیا تھا... حملے کی وجہ پوچھا تو وہاں کے قریبی جانوروں نے بتایا کہ یہ مچھلیوں کا شکار کر رہے تھے تو انھوں نے اپنے دفاع کے لیے حملہ کر دیا.. اور اگلے دن آکر مجھے اس کی خبر دی..

مجھے یقین ہو گیا کہ می حا سچ بول رہی ہے اتنے میں وہ بھی آگئی اور اس نے مجھ سے کہا کہ اسے اپنے جزیرے پر واپس جانا ہے اور اسے میری مدد کی ضرورت ہے...

میں نے اس سے پوچھا کہ میں اس کی مدد کیسے کر سکتا ہوں ؟

می حا نے کہا کہ وہ مجھے جہاز بنانے کا طریقہ بتائے گی جس سے جہاز تیار ہو جائے گا جس پر سوار ہو کر وہ گھر واپس چلی جائے گی..

میں نے کہا کہ میں نے ایسی چیز کبھی نہیں بنائی اور دوسری بات ہمیں اس کے گھر کا رستہ بھی معلوم نہیں.. اور کیا اسے گھر کا رستہ یاد ہے؟

می حا یہ سن کر پریشان ہو گئی اور نفی میں سر ہلایا مگر تھوڑی خاموشی کے بعد کہنے لگی کہ میں بس جہاز تیار کروا دوں باقی وہ سنبھال لے گی...

میں نے کہا ٹھیک ہے مگر ہمارے پاس تو جہاز بنانے کے لیے سامان بھی نہیں ہے..

اس نے کہا جو بھی ہے اس سے ہم کوشش کریں گے تو اک دن ضرور جہاز بنا لیں گے..

میں نے کہا اس پر تو بہت وقت لگے گا تب تک تم یہاں پر کیا کرو گی؟

اس نے مایوسی میں کہا کہ تب تک تو صرف انتظار ہی کر سکتی ہوں..

مجھے اسے مایوس دیکھ کر اچھا نہیں لگا پھر میں نے کہا ٹھیک ہے میں تمہاری مدد کروں گا..

اس نے کہا شکریہ..

آ؟ آ؟

تمہارا نام؟ کیا ہے؟

میں نے کہا میرا نام ہے

"جوزم"

اس نے پھر کہا : شکریہ جوزم..

پھر میں نے اسے پوچھا جہاز بنانے کے لیے کیا چاہیئے تو اس نے کہا کہ لڑکیاں اور انھیں جوڑنے کے لیے سامان...

میں نے کہا ٹھیک ہے...

پھر ہم کام پہ لگ گئے اور دو تین ہفتوں تک میری اور می حا کی کچھ خاص گفتگو نہیں ہوئی... مگر آہستہ آہستہ وہ مجھ سے بات کرنے لگی...

وہ زیادہ جانوروں سے تو نہیں ڈرتی تھی مگر شیر ہاتھی لومڑ وغیرہ جیسے جانوروں سے اسے ڈر لگتا...

می حا نے مجھ سے ایک دن پوچھا کہ میں یہاں پر اکیلے کیسے رہتا ہوں جب کہ کوئی اور انسان یہاں پر موجود نہیں...

میں نے اسے اپنے قبیلے کے بارے میں سب کچھ بتایا..

اسے سن کر بہت افسوس ہوا لیکن اس دوران میں نے دیکھا کہ جو جانور پہلے پریشان رہتے تھے وہ اب پریشان نہیں ہیں بلکہ ہر وقت مسکراتے رہتے ہیں.

میں نے ان سے پوچھا کہ آج کل بہت خوش رہتے ہو کیا بات ہے ؟

انھوں نے کہا کہ ایسی تو کوئی بات نہیں (بس آپ کو خوش دیکھ کر خوش ہیں)

اتنے میں می حا وہاں آ گئی اور مجھ سے پوچھنے لگی :

کیا بات ہو رہی ہے ؟ جوزم

میں نے کہا کچھ نہیں...

می حا : کیا تم ان جانوروں کی باتوں کو سمجھتے ہو ؟

(میں نے اثبات میں سر ہلایا)

می حا نے مجھے کہا کہ مجھے بھی سکھاؤ نا !

ں نے کہا ٹھیک ہے (پھر میں نے می حا کو جانوروں کی بولیاں سکھانا شروع کی) ہمارے پاس جہاز کے لیے کپڑا نہیں تھا تو اس کے لیے بڑے بڑے پتے استعمال کیے اور باندھنے کے لیے بیلیں... اور کچھ جگہ کپاس کی روئی سے بھی کام لیا..

اس طرح جہاز تیار کرنے میں تقریباً 6 ماہ گزر گئے اور 6 ماہ بعد جہاز تیار ہو گیا...

مجھے جہاز تیار ہونے کی خوشی بھی تھی اور غم بھی...

پھر میں نے می حا سے پوچھا

کیا تم جانا چاہتی ہو ؟

(تو می حا نے اثبات میں سر ہلایا)

میں نے کہا ٹھیک ہے..

میں نے اس سے پوچھا کیا تم اکیلے میں سفر طے کر لو گی ؟

(اس نے پھر اثبات میں سر ہلایا)

میں نے پھر پوچھا : اگر سفر میں کوئی خطرہ درپیش آیا تو ؟

میں نے کہا : میں سنبھال لوں گی...

میں نے ہرن سے کہا کہ می حا کو اس کے جہاز تک چھوڑ آئے اور باقی کچھ جانور جہاز چلانے میں اس کی مدد کریں..

می حا نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم میرے ساتھ نہیں آؤ گے جہاز تک مجھے چھوڑنے ؟

میں نے کہا : نہیں مجھے اک کام ہے اور کام تو ضروری ہوتا ہے.. مہمانوں کا کیا ہے وہ تو آتے جاتے رہتے ہیں...

ر جانور می حا کو لے کر جہاز کی طرف روانہ ہوئے اور میں دوسری طرف اک برگد کے نیچے بیٹھ گیا اور اپنے آنسوؤں کو تھامنے کی کوشش کرنے لگا...

(میں دل میں سوچ رہا تھا کہ اک عرصے بعد کوئی خوشی ملی اور وہ بھی ایسی جو پہلے سے بھی زیادہ غم کا باعث بن رہی ہے)

می حا کے ساتھ 6 ماہ کیسے گزر گئے پتہ ہی نہیں چلا اور یہی سچ ہے..

میں نے می حا کا آخری پردہ کبھی نہیں ہٹایا اور نہ ہی کبھی ہاتھ سے اسے چھوا..

مگر اس سے باتوں باتوں میں ہی اتنا پیار ہو گیا اس کی یاد پل پل دل کو ستا رہی تھی..

میں نے اسی حالت میں آنکھیں بند کر لی کہ اتنے میں

می حا کی آواز آئی..

مجھے اپنے پاس نہیں رکھو گے ؟ جوزم

مجھے گھر جانے سے نہیں روکو گے ؟

میں نے آنکھیں کھول لیں تو می حا سامنے کھڑی تھی

پھر میں نے کہا :

میں تو پاس رکھنا چاہتا ہوں مگر آپ تو خود جانا چاہتی ہیں..

می حا نے کہا : ہاں, جب میں یہاں آئی تھی تب جانا چاہتی تھی مگر اب نہیں... اور ویسے بھی گھر پہ کون ہے ؟ اب! اور تمھیں چھوڑنے کو اب دل نہیں کرتا.. میں تمھارے ساتھ بہت خوش رہتی ہوں اور اب میرے اپنے یہاں ہیں, وہاں نہیں...

وہ اک شہزادی اور میں اک جنگلی..

اور مجھ سے کہیں زیادہ خوبصورت بھی تھی مگر پیار..

کسی کے ساتھ اچھا وقت گزارنے سے ہوتا ہے, ساتھ نبھانے سے ہوتا ہے, اک دوسرے کو سمجھنے سے ہوتا ہے, مدد کرنے سے ہوتا ہے اور عزت دینے سے ہوتا اور پیار ہی خوشیوں کا باعث بنتا ہے اور پیار رنگ نسل نہیں دیکھتا..

بس پیار پیار ہی ہوتا ہے..

میں نے بات کو بڑھاتے ہوئے پوچھا :

کیا تم میرے ساتھ ساری زندگی اس جزیرے میں گزارنا چاہتی ہو ؟

کیا تم میری زندگی میں آنا چاہتی ہو؟

(می حا نے مسکراتے ہوئے کہا)

صرف یہ زندگی نہیں بلکہ وقت سے آزاد زندگی بھی ہو تو وہ بھی میں تمھارے ساتھ گزارنا چاہتی ہوں...

اتنے میں سارے جانور وہاں پر پہنچ گئے اور شور مچانے لگے...

چلو شادی کی تیاریاں شروع کرتے ہیں..

میں نے پوچھا :

"شادی کی ؟"

می حا نے جواب دیا کہ میں ان جانوروں کو یہی تو کہہ کر آئی ہوں..

(پھر کچھ جانور مجھے اک طرف لے گئے اور می حا کو دوسری طرف... وہ تو سادگی میں ہی بے حد خوبصورت تھی مگر مجھے تھوڑا سنورنے کی ضرورت تھی, اس سلسلے میں جانوروں نے میری مدد کی)

ہمارے ہاں شادی چنبیلی کے پھولوں سے بنائے گئے ,اک گجرے کو دلہن کو پہنانے سے ہوتی تھی جو کہ جانوروں نے پہلے ہی تیار کر کے رکھ دیا تھا اور جب وہ گجرا انھوں نے مجھے پہنانے کے لیے دیا تو میں نے ان سے کہا :

کیوں شیطانوں تمھیں سب کچھ پہلے ہی پتہ تھا؟

تو سب نے یک زبان ہو کر کہا : " بالکل "

(پھر جانوروں نے جزیرے کی سب سے خوبصورت جگہ کا انتخاب کیا اور ہمیں وہاں لے گئے) اور شاہین نے مجھے کہا چوڑی (گجرہ) پہنا دیجیے

پھر میں نے می حا سے پوچھا..

تمھارا ہاتھ تھام لوں ؟

(می حا نے شرماتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا اور پھر جب میں نے اس کا ہاتھ پکڑا تو ایسے لگا گلاب کی پتیاں بھی اس کی نسبت کم نرم ہوں گی اتنے پیارے اور نرم ہاتھ کہ وہ زہر بھی پکڑے تو شاید شہد بن جائے اس کے بعد میں نے تھوڑا سا کپڑا اس کے بازو سے ہٹایا جہاں پر چوڑی پہنانا تھی تو میں نے دیکھا کہ اس کے بازو پر چنبیلی کا نشان ہے)..

میں نے گجرا پہناتے ہوئے پوچھا کہ یہ چنبیلی کا نشان تم نے خود بنایا ہے ؟

می حا نے کہا کہ نہیں...بلکہ یہ تو بچپن سے ہی موجود ہے..

میں نے پوچھا کہ اس نشان کا مطلب کیا ہے ؟

می حا نے بتایا کہ جب میں پیدا ہوئی تو میرے ابو نے بھی اپنے مشیروں سے یہی پوچھا تھا تو تین مشیروں نے الگ الگ جواب دیے..

پہلا مشیر :

چنبیلی کا پھول خوبصورتی اور مہک کی علامت ہے اس لیے آپ کی بیٹی کے بازو پر اس نشان کا مطلب ہے کہ یہ بہت خوبصورت ہوگی اور اس کے جسم سے مہک آئے گی اس لیے اس کا نام بھی ایسا ہی رکھا جائے جس میں دونوں باتیں آجائیں..

میرے ابو کو یہ بات پسند آئی تو انھوں نے میرا نام

" می حا " رکھ دیا جس کا مطلب ہے مہکنے والی خوبصورت لڑکی..

دوسرا مشیر :

میرے خیال میں اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی بیٹی کی شادی اس جگہ ہوگی جہاں کے لوگ چنبیلی کو شادی میں استعمال کرتے ہوں گے..یا چنبیلی شادی کی رسم میں لازمی استعمال ہوتی ہوگی...

تیسرا مشیر :

چنبیلی کا پھول خوشحالی کی علامت ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی بیٹی جہاں بھی ہوگی وہاں پر بہت خوشحالی آئے گی اور وہ جگہ چنبیلی کے پھول کی طرح مہکنے لگے گی... اور وہاں پر امن قائم ہوگا...

میرے گھر والے میری بہت حفاظت کرتے حتی کہ میری امی کام والی کو بھی میرے کمرے میں نہیں آنے دیتی اور میری ہر خواہش بھی پوری کرتی اور مجھے بہت پیار کرتی اور مجھے ہمیشہ دوسروں سے چھپا کر پردے میں ہی رکھتی.. ابو گھر میں چھوٹی بچیوں کو بلوا لیتے جو کہ میرے ساتھ کھیلتی اور شام کو گھر واپس چلی جاتی اور اگر کبھی سیر کو میرا دل کرتا تو چاندنی رات کو ہم سیر کے لیے نکلتے اور لوگوں کو آگاہ کر دیا جاتا کہ کوئی باہر چلتا پھرتا نظر نہ آئے اور اگر کوئی باہر نظر آیا تو اسے سزا دی جائے گی... یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ میں نے اس کے بازو میں چوڑی پہنا دی جس سے ہماری شادی ہو گئی اور پھر ہم شادی کا جشن منانے لگے اور پھر میں می حا کو لے کر غار میں آگیا اور جب میں نے می حا کے چہرے سے وہ آخری پردہ ہٹایا تو اس کے حسن سے غار جگمگا اٹھا اور می حا نے محسوس کیا کہ میں اس کا حسن برداشت نہیں کر پا رہا ہوں تو اس نے فوراً مجھے سینے سے لگا لیا اور ہم نے پیار کرتے ہوئے رات گزاری...

اگلے دن میں می حا کو جانوروں میں گھمانے کے لیے لے گیا...(وہ ہاتھی سے ڈرتی تھی اس لیے میں نے سوچا کہ آج اس کا ڈر ختم کیا جائے, میں نے اس سے اصرار کیا کہ وہ ہاتھی پہ بیٹھے اور وہ مان گئی پھر میں نے اسے ہاتھی پہ بٹھایا اور ساتھ ساتھ چلنے لگا... میں نے ہاتھی سے کہا کہ گرانا مت! آرام سے چلنا..

ہاتھی نے کہا جی حضور!

پھر میں نے اک دن اسے شیر کی سواری کرنا بھی سکھائی اور اس کا ڈر ختم ہو گیا...

پھر اک دن میں نے کہا چلو آسمان کی سیر کرتے ہیں تو اس پر می حا نے کہا کہ اسے اونچائی سے ڈر لگتا ہے..

میں نے کہا کہ آج میں تمھیں اپنے سینے سے لگا لوں گا (پھر وہ تھوڑا سا مسکرائی)

پھر میں نے شاہین سے کہا آج تم پر سوار ہو کر ہم آسمان کی سیر کریں گے اور میں نے می حا کو پکڑ لیا اور پھر ہم نے سیر کی.. می حا اپنی ہر بات کو پتوں پر لکھتی وہ جب سے یہاں آئی ہے اور جو جو ہوا اس نے سب پتوں پر لکھا..

اک دن میں نے می حا سے پوچھا کہ وہ ایسا کیوں کرتی ہے تو اس نے جواب دیا

"اس سے ہمارا ساتھ گزارا

ہوا وقت ہم ہمیشہ یاد رکھیں گے اور ہمارا پیار ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو جائے گا اور ہر پودا ہمارے پیار کا گواہ بنے گا اور مجھے یقین ہے اور مجھے یقین ہے کہ ہمارا پیار مختلف رنگوں اور ناموں میں واپس آئے گا"

(میں مسکرانے لگا مگر اس نے یہ بات سنجیدگی سے کہی تھی)

ہمیں شادی کے بعد اک ماہ گزر چکا تھا ادھر می حا جہاں سے آئی تھی وہاں کے وزیر نے غداری کر دی اور فوج کو اپنے ساتھ ملا لیا اور بادشاہ کو قتل کرنے کے ارادے سے نکلا اور می حا کو وہ قید کرنا چاہتا تھا تاکہ ریاست خوشحال رہے اور خود بادشاہ بنے اور می حا سے بعد میں شادی کرے اور بادشاہ کو اپنا غلام بنائے.. وہ ستاروں اور نجومیوں کی وجہ سے ہمارے جزیرے کی طرف بڑھنا شروع ہو گیا.. اک طرف وہ ہمارے جزیرے کے قریب پہنچ چکا تھا تو دوسری طرف دوبارہ نہ جانے کہاں سے سانپوں نے جزیرے پر حملہ کر دیا میں نے می حا سے کہا کہ وہ میری غار میں جا کر چھپ جائے اور ہم سانپوں کا مقابلہ کرتے ہیں... میں سانپوں کا مقابلہ کرنے دوسری طرف چلا گیا اور ادھر وزیر اپنے سپاہیوں سمیت ہمارے جزیرے میں حملہ آور ہوا اور اس غار تک جا پہنچا جہاں می حا تھی...

وزیر نے سوچا کہ یہ تو بہت اچھا موقع ہے..

پھر وزیر نے می حا سے پوچھا:

بادشاہ کہاں ہے؟

وزیر نے کہا کہ یہ تو اور بھی اچھا ہوا اور پھر می حا کو زبردستی قید کر کے اپنے جہاز پر لے گیا اور اپنے سپاہیوں سے کہا کہ اس جزیرے پر قبضہ کر لو اور جو بھی سامنے آئے اسے قتل کر دو... میں جلد واپس آؤں گا پھر وہ وہاں سے چلا گیا..

اس کے سپاہی جزیرے میں ٹہل رہے تھے کہ ان پر بھی سانپوں نے حملہ کر دیا اور بہت سارے سپاہیوں کو مار دیا جو سپاہی بچے تھے وہ بھی بھاگ کھڑے ہوئے اور ہمارے بنائے جہاز میں سوار ہو گئے جب میں نے انھیں دیکھا تو سمجھ گیا کہ کوئی مسئلہ ضرور ہے مگر میں ابھی سانپوں سے لڑ رہا تھا اور میں نے جانوروں سے مل کر سبھی سانپوں کو مار ڈالا مگر ایسا کرتے ہوئے بہت وقت گزر گیا اور وزیر اور اس کے سپاہی تب تک وہاں سے جا چکے تھے.. میں فوراً دوڑتا ہوا غار تک آیا اور دیکھا کہ می حا وہاں نہیں ہے جہاز کی طرف دوڑ کر پہنچا تو وہ بھی وہاں پر نہیں تھا اور مچھلیوں نے مجھے بتایا کہ جہاز اس طرف گیا ہے اور میں نے مچھلیوں سے کہا کہ اسے روکو اس میں اس جزیرے کی ملکہ ہے اور اس کے بعد میں پرندوں کے ساتھ اس طرف روانہ ہوا, وزیر کے سپاہیوں کا جہاز (ہمارا جہاز) تو ہمیں قریب ہی مل گیا اور اس پر ہم نے حملہ کیا اور پرندوں نے سپاہیوں پر بہت زور سے حملہ کیا اور میں بھی ان سے لڑتا رہا مگر زخمی ہو گیا.. سپاہیوں کو تو مار دیا مگر مجھ میں چلنے کی طاقت نہ رہی اور میں بے ہوش ہونے والا تھا تو میں نے پرندوں سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ می حا کو.بچا لو

اور

پرندوں نے کہا.. جی حضور!

پھر پرندوں نے مچھلیوں سے کہا کہ اس جہاز کو واپس جزیرے پر لے جاؤ اور ہم ملکہ کے جہاز کا تعاقب کرتے ہیں اور پھر وزیر کے جہاز پر پہنچ گئے اور اس پر پرندوں نے حملہ کر دیا اور سپاہیوں سے لڑتے رہے اور می حا کو بھی آزاد کرایا اور وہ بھی لڑنے لگی اور زخمی ہو گئی.. سپاہی زیادہ تعداد میں تھے اس لیے پرندے ان سے لڑ نہیں پا رہے تھے اور ان میں سے شاہین نے پھر می حا کو اپنے پنجے میں لیا اور جزیرے کی طرف روانہ ہوا اور اسے جزیرے پر لے آیا اور پرندے وزیر اور اس کے سپاہیوں کے ساتھ لڑتے رہے اور وزیر نے اپنا جہاز ہمارے جزیرے کی طرف لانا شروع کر دیا تاکہ وہ می حا کو واپس لے کر جائے... سپاہیوں نے کئی پرندے مار دیے اور بہت سارے

سپاہی بھی مارے گئے ان پر مچھلیوں نے بھی حملہ کیا لیکن چند سپاہی اور وزیر جزیرے تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے اور اس وقت میں شدید زخمی حالت میں اک جگہ پڑا ہوا تھا اور شیر میری حفاظت کر رہا تھا اور ہرن میرے لیے پانی لانے گیا تھا اور می حا کو شاہین نے غار کے دہانے چھوڑا تھا اور وہ اس کی حفاظت کر رہا تھا.. سپاہیوں نے مل کر شیر پر حملہ کر دیا اور اسے بھی شدید زخمی کر دیا اور پھر وزیر نے مجھ پر مزید حملہ کیا جس میں بہت زیادہ زخمی ہو گیا لیکن میں نے پاس لٹکی بیل سے وزیر کے گلے میں پھندا بنا دیا اور اس کی گردن میں لٹکا دیا اور اسے دونوں ہاتھوں سے کھینچنے لگا اور شیر نے بھی سپاہیوں کو اک اک کر کے مار گرایا اور میں نے وزیر کو مار دیا مگر میں اس قدر زخمی ہو چکا تھا کہ میرا بچنا ناممکن تھا اور ہمارے جزیرے کے تقریباً تمام جانوروں کو سانپوں نے بھی ڈنسا ہوا تھا اور وہ بھی شدید زخمی تھے... ادھر می حا گرتی گراتی مجھے تلاش کرتی ہوئی پاس آ گئی اور میرا سر اپنی گود میں رکھ لیا اور مجھے پیار کرنے لگی..

میں نے می حا سے کہا کہ میرا جانے کا وقت آ گیا ہے اور میں اک بات کہوں..

می حا نے کہا : ایسا نہیں کہتے بلکہ ہم ہمیشہ ساتھ رہیں گے..

میں نے کہا کہ ہمارا پیار ہمیشہ کے لیے محفوظ رہے گا..

می حا نے کہا : ہاں..

میں نے کہا کہ جو کتاب تم نے لکھی ہے اس کا نام

"می حا" رکھ دو

اور یہ کتاب جو کوئی بھی پڑھے گا وہ ہمارے پیار کو تازہ کرتا رہے گا..

می حا نے کہا : ہاں

مگر لکھنے والے کا نام "جوزم" ہو گا

میں نے کہا : کتاب تو تم نے لکھی ہے

تو اس نے کہا

مجھ میں اور تم میں کیا فرق ہے! اب تم اور میں نہیں بلکہ ہم ہیں..

میں نے کہا کہ جو تم نے ابھی کہا ہے اس کا مطلب جانتی ہو؟

می حا نے کہا : ہاں

میں تمھارے ساتھ ہی جینا اور مرنا چاہتی ہوں پھر میں نے کہا کہ اگر تم زندہ رہو گی تو یہ جزیرہ قائم رہے گا اور اگر تم بھی یہاں سے چلی جاؤ گی تو یہ جزیرہ ختم ہو جائے گا...

می حا نے مجھ سے کہا کہ وہ میرے ساتھ ہی رہنا چاہتی ہے اور وقت کی قید سے آزاد ہونا چاہتی ہے...

پھر میں نے جزیرے کے باقی جانوروں (جو بچ گئے تھے) سے کہا کہ وہ جہاز پر سوار ہو جائیں اور مختلف علاقوں میں چلے جائیں جس سے ان کی نسل باقی رہے گی... میں نے کہا کہ یہ جزیرہ آج ختم ہو جائے گا لیکن اگر یہ جزیرہ کبھی دوبارہ نکلے گا اور آباد ہو گا تو اس پر یہ اصول قائم ہو گا کہ اس پر ذرا سی بھی ناانصافی یا غلط کام ہوا یا تم جانوروں یا ان مچھلیوں میں سے کسی کو کبھی کوئی نقصان پہنچائے گا تو اس پر چھپکلیاں حملہ کر کے اس سے بدلہ لیں گی...

میرے دنیا سے جانے اور جزیرہ ختم ہونے کی وجہ سے تمام جانوروں کی آنکھوں میں آنسو تھے اور شاہین خاص طور پر مجھے پیار کر رہا تھا اور میں نے اسے کہا..

اور

پھر میری سانسوں کا رشتہ ٹوٹ گیا اور ساتھ میں ہی می حا کی سانسیں بھی ختم ہو گئی اور ہمارا جسم خود بہ خود ہی خوشبو بن کر چار سو پھیل گیا اور ہم وقت کی قید سے آزاد ہو گئے اور جانور جیسے ہی جہاز پر سوار ہوئے تو یہ جزیرے پانی تلے چلا گیا..

جب دوبارہ آنکھ کھلی تو می حا مجھ سے کہہ رہی تھی کہ ابھی تک سوئے ہوئے ہو تمہاری بہن تمہارا انتظار کر رہی ہے...

میں نے جب آنکھ کھولی تو وہ جگہ ہمارے جزیرے کے جیسی ہی تھی اور اس میں اک بہت بڑا محل تھا اور محل کے دروازے پر لکھا ہوا تھا "می حا جوزم" اور پھر اس محل میں سے خوشی سے جھومتی ہوئی میری بہن باہر آئی اور اس نے مجھے گلے سے لگا لیا..

میں نے اپنی بہن کو بہت پیار کیا اور پوچھا :

تم اچانک کہاں سے آئی ہو؟

(اس نے مسکراتے ہوئے کہا کہ اچانک سے تو تم آئے ہو)

میں نے پوچھا : باقی کہاں ہیں ؟

میری بہن نے جواب دیا :

یہاں پر وہی اکٹھے ہوتے ہیں جو اک دوسرے سے اس دنیا میں بہت زیادہ پیار کرتے ہیں اور انھیں یاد کرتے ہیں کیوں کہ تم مجھے یاد کرتے رہے ہو اس لیے میں تمھیں یہاں مل گئی اور پھر میری بہن میرا ہاتھ پکڑتی ہے اور مجھے محل میں لے جاتی ہے اور وہی کتاب وہاں پڑی ہوتی ہے مگر اس پر کوئی نام نہیں لکھا ہوتا اور میں بہت سارے چنبیلی کے پھولوں کو باہر سے اکٹھا کر کے لاتا ہوں اور اس سے کتاب کے اوپر لکھتا ہوں

"می حا"

اور پھر می حا اس کتاب کے اندر میرا نام لکھتی ہے

"جوزم"

اور کہتی ہے کہ اب یہ کتاب ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہماری ہوئی اور ہمارا پیار ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو گیا..

پھر جوزم مجھے کہتا ہے

ملائکہ تم سے سچا پیار کرتی ہے عامر...

تم بھی اسے دل سے سچا پیار کرو اور پھر وہ مجھے اک چنبیلی کا پھول دیتا ہے. جس کی خوشبو میرے دل میں اتر جاتی ہے اور پھر جوزم کہتا ہے کہ اب تمہارا دل بھی اس کے پیار کے لیے شفاف ہو گیا ہے اور ملائکہ سے محبت کرنے لگا ہے..

(یہی سب کچھ ہو رہا ہوتا ہے کہ کیپٹن کے کراہنے کی آواز آتی ہے, میں اور ملائکہ کیپٹن کی طرف جاتے ہیں تو اس کی آخری سانسیں چل رہی ہوتی ہیں اس کے بعد ہم اپنے کمرے میں واپس آتے ہیں تو وہاں پر جوزم نہیں ہوتا لیکن وہ کتاب وہاں پر ہی پڑی ہوتی ہے..)

ملائکہ کتاب اٹھانے کے اپنا بازو آگے کرتی ہے تو اس کے بازو سے کپڑا ہٹ جاتا ہے اور میں یہ دیکھ کر حیران رہ جاتا ہوں کہ

"وہی چنبیلی کا نشان ملائکہ کے بازو پر ہوتا ہے"

عامر ثقلین